تشخیصِ مالیتِ مقدمات ایکٹ، 1887

(VII بابت 1887)

مندرجات

1۔ عنوان

حصہ I

[منسوخ شُدہ]

2۔ حصہ I کا دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ

3۔ اختیارِ سماعت کے مقاصد کے لیے اراضی کی مالیت مقرر کرنے کے لیے صوبائی حکومت کا قواعد وضع کرنے کا اختیار

4۔ اراضی سے متعلقہ مخصوص مقدمات میں دادرسی کی مالیت، اراضی کی مالیت سے زائد نہ ہو گی۔

5۔ قواعد کی وضع کاری اور نفاذ

6۔ [منسوخ شُدہ]

حصہ II

[منسوخ شُدہ]

7۔ حصہ II کا دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ

8۔ مخصوص مقدمات میں عدالتی فیس کی مالیت اور مالیت برائے اختیارِ سماعت کا مساوی ہونا۔

9۔ ہائی کورٹ کا مخصوص مقدمات کی مالیت کا تعین کرنا

10۔ [منسوخ شُدہ]

حصہ III

[منسوخ شُدہ]

11۔ طریقِ کار جہاں اپیل یا نگرانی پر اعتراض کیا جائے کہ کسی مقدمہ یا اپیل کا اختیارِ سماعت کے مقاصد کے لیے مناسب طور پر تخمینہ نہیں لگایا گیا۔

12۔ حصہ I یا حصہ II کے آغازِ نفاذ پر زیرِ سماعت کارروائیاں

متن

[1]تشخیصِ مالیتِ مقدمات ایکٹ، 1887

(VII بابت 1887)

[12 فروری، 1887]

مخصوص مقدمات کے حوالے سے عدالتوں کے اختیارِ سماعت کا تعین کرنے کے لیے مخصوص مقدمات کی تشخیصِ مالیت کا طریقہ تجویز کرنے کے لیے ایکٹ۔

جب کہ یہ مناسب ہے کہ مخصوص مقدمات کے حوالے سے عدالتوں کے اختیارِ سماعت کا تعین کرنے کے مقصد کے لیے مخصوص مقدمات کی تشخیصِ مالیت کا طریقہ تجویز کیا جائے؛

اس {ایکٹ} کے ذریعے اسے یوں وضع کیا جاتا ہے:-

1۔ عنوان - یہ ایکٹ تشخیصِ مالیتِ مقدمات ایکٹ، 1887 کہلائے گا۔

حصہ I

[2][اراضی سے متعلقہ مقدمات *******]

2۔ حصہ I کا دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ - اس حصے کا دائرۂ کار ایسے مقامی علاقوں پر ہو گا اور ان تاریخوں پر عمل میں لایا جائے گا جن کی [3][صوبائی حکومت] [4][سرکاری گزٹ] میں بذریعہ نوٹیفکیشن ہدایت کرے[5]۔

---

[1] یہ ایکٹ جناب گورنر جنرل نے 11 فروری، 1887 کو منظور کیا؛ اور مؤرخہ 12 فروری، 7 188 کو انڈیا گزٹ، غیر معمولی میں، صفحات 17 تا 18 پر شائع ہوا۔ اغراض اور وجوہات کی تفصیلات کے لیے، دیکھیے انڈیا گزٹ، 1886، حصہ V، صفحہ 791؛ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے لیے، دیکھیے ایضاً۔ 1887، حصہ IV، صفحہ 18؛ اور کونسل کی کارروائیوں کے لیے، دیکھیے ایضاً۔ 1886 اضافی، صفحات 1131 اور 1155 اور ایضاً۔ 1887، حصہ VI، صفحات 16 اور 21۔ یہ ایکٹ بذریعہ برطانوی بلوچستان قوانین کا ضابطہ، 1913 (II بابت 1913)، کو بلوچستان میں نافذ العمل قرار پایا۔ اس کے دائرۂ کار کی بلوچستان کے ٹھیکے پر دیے گئے علاقہ جات تک توسیع کی گئی، دیکھیے پٹہ شدہ علاقہ جات (قوانین) آرڈر، 1950 (گورنر جنرل آرڈر۔ 3 بابت 1950)، اور بلوچستان کے متحدہ علاقوں میں لاگو ہوا، دیکھیے انڈیا گزٹ، 1937، حصہ I، صفحہ 1499۔

[2] بذریعہ تشخیصِ مالیتِ مقدمات (پنجاب ترمیم) ایکٹ، 1942 (XIII بابت 1942) کو حذف کیا گیا، ایس -3؛ اور یہ مؤرخہ 4 دسمبر، 1942 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں شائع ہوا۔

[3] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 الفاظ، "گورنر جنرل ان کونسل" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول I؛ انڈیا گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 75 تا 344 پر شائع ہوا۔

3۔ اختیارِ سماعت کے مقاصد کے لیے اراضی کی مالیت مقرر کرنے کے لیے [6] [صوبائی حکومت] کا قواعد وضع کرنے کا اختیار - (1) [7][صوبائی حکومت] عدالتی فیس ایکٹ، 1870[8]، کے سیکشن 7، پیرا گراف v اور vi، اور پیرا گراف x، شق (ڈی) میں مذکور مقدمات میں اختیارِ سماعت کے مقاصد کے لیے اراضی کی مالیت مقرر کرنے کے لیے [9] [*****]، قواعد وضع کر سکتی ہے۔

(2) قواعد کسی مقامی علاقے کے تمام یا کسی حصے میں کسی بھی قسم کی اراضی، یا اراضی میں کسی مفاد کی مالیت مقرر کر سکتے ہیں اور ایک ہی مقامی علاقے کے اندر مختلف مقامات کے لیے مختلف مالیت تجویز کر سکتے ہیں۔

4۔ اراضی سے متعلقہ مخصوص مقدمات میں دادرسی کی مالیت، اراضی کی مالیت سے زائد نہ ہو گی - جہاں عدالتی فیس ایکٹ، 1870[10]، کے سیکشن 7، پیرا گراف iv، یا شیڈول II، آرٹیکل 17، [11] [یا 22] میں مذکور کوئی مقدمہ اس اراضی یا اراضی میں حصے سے متعلق ہو جس کی مالیت گزشتہ سیکشن کے تحت بذریعہ قواعد طے کردہ ہو، وہ رقم جس پر اختیارِ سماعت کے مقاصد کے لیے مطلوبہ دادرسی کا تخمینہ لگایا گیا ہے اراضی یا اس کے حصے کی مالیت سے تجاوز نہیں کرے گی جو کہ ان قواعد کے ذریعے طے کردہ ہے۔

5۔ قواعد کی وضع کاری اور نفاذ - (1) [12] [صوبائی حکومت] سیکشن 3 کے تحت قواعد وضع کرنے سے پہلے اس سے متعلق ہائی کورٹ سے مشاورت کرے گی۔

(2) اُس سیکشن کے تحت کوئی قاعدہ، قاعدے کے [13] [سرکاری گزٹ] میں شائع ہونے کے بعد ایک ماہ کی مدت تک مؤثر نہیں ہو گا۔

---

[4] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937، الفاظ "انڈیا گزٹ" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول؛ اور انڈیا گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 75 تا 344 پر شائع ہوا۔

[5] ایس۔2 کے تحت ایکٹ کے حصہ I کی پورے پنجاب پر توسیع کا اعلان کیا گیا، اور یکم مارچ، 1889 کو نافذ کیا گیا، دیکھیے انڈیا گزٹ، 1889، حصہ I، صفحہ۔107۔

[6] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 الفاظ "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول؛ اور انڈیا گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 75 تا 344 پر شائع ہوا۔

[7] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 الفاظ "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول؛ اور انڈیا گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 75 تا 344 پر شائع ہوا۔

[8] VII بابت 1870۔

[9] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937، الفاظ "گورنر جنرل ان کونسل کے کنٹرول کے تحت" کو حذف کیا گیا۔ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول I؛ اور انڈیا گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 75 تا 344 پر شائع ہوا۔

[10] VII بابت 1870۔

[11] بذریعہ تشخیصِ مالیت مقدمات (پنجاب ترمیم) ایکٹ، 1938 (I بابت 1938) شامل کیا گیا؛ اور مورخہ 28 مئی، 1938 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔3 میں شائع ہوا۔

[12] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 الفاظ "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول؛ اور انڈیا گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 75 تا 344 پر شائع ہوا۔

[13] بذریعہ انڈیا گورنمنٹ (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937، الفاظ "مقامی سرکاری گزٹ" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول؛ اور انڈیا گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 75 تا 344 پر شائع ہوا۔

[14] [6۔ مدراس سول کورٹس ایکٹ، 1873 کے سیکشن 14 کی تنسیخ - * * * * * * * * *]

حصہ II

[15] [دیگر مقدمہ جات *********]

7۔ **حصہ II کا دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ** - اس کا دائرۂ کار [16] [پورا پاکستان] ہے، اور یکم جولائی 1887 کو نافذ العمل ہو گا۔

8۔ **مخصوص مقدمات میں عدالتی فیس کی مالیت اور مالیت برائے اختیارِ سماعت کا مساوی ہونا** - عدالتی فیس ایکٹ، 1870[17] کے سیکشن 7، پیرا گراف iv، v اور ix اور پیرا گراف x شق (ڈی) میں محوّلہ مقدمات کے علاوہ، جہاں عدالتی فیس، عدالتی فیس ایکٹ، 1870[18] کے تحت بہ حساب ِ مالیت قابلِ ادا ہو، عدالتی فیس کو شمار کرنے کے لیے قابلِ تعین مالیت اور اختیارِ سماعت کے مقاصد کے لیے مالیت مساوی ہو گی۔

9۔ **ہائی کورٹ کا مخصوص مقدمات کی مالیت کا تعین کرنا** - جب عدالتی فیس ایکٹ 1870[19]، سیکشن 7، پیرا گراف v اور vi، اور پیرا گراف x، شق (ڈی) میں مذکور مقدمات کے علاوہ، کسی نوعیت کے مقدمات کا موضوع ایسا ہے جس کا ہائی کورٹ کی رائے میں اس تسلی بخش انداز میں تخمینہ نہیں لگایا جا سکتا، تو ہائی کورٹ [20] [صوبائی حکومت] کی پیشگی منظوری سے عدالتی فیس ایکٹ 1870[21] اور اس ایکٹ اور فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر وضع شُدہ قانون کے مقاصد کے لیے ہدایت کر سکتی ہے کہ اس زُمرے کے مقدمات ایسے سمجھے جائیں گے جیسے ان کے موضوع اُس مالیت کے تھے جسے ہائی کورٹ اس ضمن میں مخصوص کرنا مناسب سمجھے۔

[22] [10۔ تنسیخ - * * * * * * * * * * * *]

---

[14] بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1949 (گورنر جنرل آرڈر نمبر 4 بابت 1949) حذف کیا گیا، 28 مارچ 1949 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 223 تا 283 پر شائع ہوا۔

[15] بذریعہ تشخیصِ مالیتِ مقدمات (پنجاب ترمیم) ایکٹ، 1942 (XIII بابت 1942) حذف کیا گیا؛ اور یہ مؤرخہ 4 دسمبر، 1942 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔3 میں شائع ہوا۔

[16] بذریعہ مرکزی قوانین (قانونی اصلاحات) آرڈیننس، 1960 (XXI بابت 1960) الفاظ "تمام صوبے اور وفاق کا دار لحکومت" کو بدل دیا گیا؛ 14 اکتوبر 1955 سے مؤثر ہوا، ایس۔3 اور دوسرا شیڈول؛ اور مؤرخہ 9 جون، 1960 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 725 تا 845 پر شائع ہوا جسے بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1949 (گورنر جنرل آرڈر 4 بابت 1949) الفاظ "تمام برطانوی ہندوستان" سے بدل دیا گیا تھا؛ آرٹیکل (3) 2 اور 4؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 223 تا 283 پر شائع ہوا۔

[17] VII بابت 1870۔

[18] VII بابت 1870۔

[19] VII بابت 1870۔

[20] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 الفاظ "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول؛ اور انڈیا گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 75 تا 344 پر شائع ہوا۔

[21] VII بابت 1870

[22] بذریعہ تنسیخی اور ترمیمی ایکٹ، 1891 (XII بابت 1891) منسوخ کیا گیا، 9 اپریل 1891 سے مؤثر ہوا، اور سرکاری گزٹ، پنجاب اور اس کے زیرِ انتظام علاقہ جات، میں صفحات 21 تا 67، ایس۔2 اور پہلے شیڈول میں شائع ہوا۔

حصہ III

[اضافی دفعات *******] [23]

11۔ طریقِ کار جہاں اپیل یا نگرانی پر اعتراض کیا جائے کہ کسی مقدمے یا اپیل کے اختیارِ سماعت کے مقاصد کے لیے مناسب طور پر تخمینہ نہیں لگایا گیا - (1) باوجود اس کے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی[24] کے سیکشن 578 میں کچھ بھی درج ہو، اپیلٹ کورٹ کی جانب سے کوئی ایسا اعتراض زیرِ غور نہیں لایا جائے گا جس میں کسی مقدمے یا اپیل کی زائد یا کم تشخیصِ مالیت کی وجہ سے ابتدائی عدالت یا ماتحت اپیلٹ کورٹ جس کو اس مقدمہ یا اپیل کے حوالے سے اختیارِ سماعت نہیں تھا اس کے حوالے سے اختیارِ سماعت استعمال کیا ہے، سوائے اس کے کہ -

(اے) اعتراض اس ابتدائی عدالت میں جس میں اُس سماعت پر یا اس سے پہلے تنقیحات سب سے پہلے وضع اور درج کی گئی تھیں، یا ماتحت اپیلٹ کورٹ میں اُس عدالت کو یادداشتِ اپیل پر کیا جائے، یا

(بی) اپیلٹ کورٹ، اس کی جانب سے تحریری شکل میں درج کی گئی وجوہات کی بنا پر مطمئن ہو کہ مقدمے یا اپیل کی زیادہ مالیت یا کم مالیت لگائی گئی اور یہ کہ اس کی زیادہ تشخیصِ مالیت یا کم تشخیصِ مالیت حقائق کی بنیاد پر، مقدمے یا اپیل کے تصفیے کو منفی طور پر اثرانداز کیا ہے۔

[25] [تاہم اکاؤنٹس کے مقدمے میں سماعت کے کسی بھی مرحلے پر عدالت کی جانب سے طے کردہ اختیارِ سماعت کے مقاصد کے لیے مالیت حتمی اور فیصلہ کن ہوگی اور اپیل یا نگرانی میں اسے چیلنج نہیں کیا جائے گا۔]

(2) اگر اعتراض ذیلی سیکشن (1) کی شق (اے) میں مذکورہ انداز میں کیا گیا تھا، لیکن اپیلٹ کورٹ اُس ذیلی سیکشن کی شق (بی) میں مذکورہ دونوں معاملات سے مطمئن نہ ہو اور اس کے پاس خود کو اپیل کی دیگر بنیادوں کا تعین کرنے کے لیے ضروری مواد موجود ہو، تو یہ اس اپیل کا تصفیہ یوں کرے گی جیسے ابتدائی عدالت یا ذیلی اپیلٹ کورٹ میں اختیارِ سماعت کا کوئی نقص نہ ہو۔

(3) اگر اعتراض اس انداز میں کیا گیا تھا اور اپیلٹ کورٹ ان دونوں معاملات سے مطمئن ہو اور اس کے پاس یہ حقائق موجود نہ ہوں، تو یہ اپیل کی سماعت کے لحاظ سے عدالت پر قابلِ اطلاق قواعد کے تحت اپیل کے تصفیے کا آغاز کرے گی؛ لیکن اگر یہ مقدمے یا اپیل کو ریمانڈ کرتی ہے یا سماعت کے لیے تنقیحات وضع اور حوالہ کرتی ہے، یا اضافی ثبوت لینے کا مطالبہ کرتی ہے تو یہ مقدمہ یا اپیل کی سماعت کرنے کی مجاز عدالت کو اپنا حکم جاری کرے گی۔

(4) اپیلٹ کورٹ کے لحاظ سے اس سیکشن کی دفعات، جہاں تک قابلِ اطلاق ہو سکیں مجموعہ ضابطہ دیوانی[26] کے سیکشن 622 یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر وضع شُدہ قانون کے تحت اختیارِ نگرانی استعمال کرنے والی کسی عدالت پر لاگو ہوں گی۔

---

[23] بذریعہ تشخیصِ مالیتِ مقدمات (پنجاب ترمیم) ایکٹ، 1942 (XIII بابت 1942) حذف کیا گیا؛ اور یہ مؤرخہ 4 دسمبر، 1942 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔3 میں شائع ہوا۔

[24] XIV بابت 1882۔ اب دیکھیے مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908 کا سیکشن۔99 (ایکٹ VI بابت 1908)۔

[25] بذریعہ تشخیصِ مالیتِ مقدمات (پنجاب ترمیم) ایکٹ، 1942 (XIII بابت 1942) اضافہ کیا گیا؛ اور یہ مؤرخہ 4 دسمبر، 1942 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں، ایس۔3 میں شائع ہوا۔

[26] XIV بابت 1882۔ اب دیکھیے مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (ایکٹ V بابت 1908) کا سیکشن۔115

(5) اس سیکشن کا دائرۂ کار[27] [پورا پاکستان] ہے؛ اور یہ یکم جولائی 1887 کو نافذ العمل ہوگا۔

12۔ حصہ I یا حصہ II کے آغازِ نفاذ پر زیرِ سماعت کارروائیاں - حصہ I یا حصہ II میں کچھ بھی کسی عدالت کے اختیارِ سماعت کو درج ذیل کے حوالے سے متاثر کرنے والا متصور نہیں ہوگا۔

(اے) حصہ I کے تحت تشخیصِ مالیتِ مقدمات پر قابلِ اطلاق قواعد کے مؤثر ہونے یا حصہ II کے نفاذ، جو بھی صورت ہو، سے قبل دائرہ کار کسی مقدمے کے حوالے سے، یا

(بی) ایسے کسی مقدمے کے نتیجے میں کی جانے والی اپیل کے حوالے سے۔

---

[27] جسے بعد ازاں بذریعہ مرکزی قوانین (قانونی اصلاحات) آرڈیننس 1960 (XXI بابت 1960) الفاظ "تمام صوبوں اور وفاق کے دار لحکومت" سے بدل دیا گیا 14 اکتوبر 1955 سے مؤثر ہوا، ایس۔ 3 اور دوسرا اشیڈول؛ اور میں مؤرخہ 9 جون 1960 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) صفحات 725 تا 845 پر شائع ہوا جسے بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز تطبیق آرڈر، 1949 (گورنر جنرل آرڈر 4 بابت 1949) الفاظ " تمام برطانوی ہندوستان {the whole of British India} سے بدل دیا گیا تھا، آرٹیکل (2) 3 اور 4؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 223 تا 283 پر شائع ہوا۔